لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (سورة الاحزاب - ۴۰) ترجمہ۔ محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰه اَنَا خَاتَمُ النَّبِينَ لا نَبِّی بَعدیْ (ترمزی جلد ۲، ابواب الفتن، باب مأ ء لا تقوم السا عته حتي يخرج) ترجمہ۔ رسول اللہ نے فرمایا 'میں نبیوں کا خاتم میرے بعد کوئی، کسی بھی قسم کا نبی نہیں'

بُلِٹن اکتوبر ۱۹۹۸ء

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور (یو کے شاخ)

دارالسلام، ۱۵ اسٹینلے ایونیو، ویمبلے، یو کے، ایچ اے ۰ - ۹ جے کیو

فون نمبر 0181 903 2689 / 0181 900 2348

اکتوبر میٹنگ

اسلام علیکم۔

آپ سے درخواست ہے کہ جماعت کی ہر میٹنگ میں خود بھی شامل ہوں اور دوسرے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی اپنے ساتھ لائیں۔

جائے وقوع:۔ دارالسلام

تاریخ:۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۸ء

وقت:۔ ۳ بجے بعد از دوپہر

موضوع:۔

مہربانی فرما کر یاد رکھیں کہ جماعت کی میٹنگ ہر مہینے کی پہلی اتوار کو منعقد کی جاتی ہے۔ خود تشریف لائیں اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو ساتھ لائیں۔ ہم سب کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ جماعت کے متعلق اُن کی غلط فہمیاں دور کرنے کا یہ بہترین طریقہ ہے۔

وفات مسیح

جماعت احمدیہ اور دیگر مسلمانوں کے مابین وفات مسیح بنیادی مسلئہِ اختلاف ہے۔ غیر از جماعت احباب کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح کو خدا زندہ سلامت آسمان پر لے گیا اور وہ اب تک وہاں زندہ موجود ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح وفات پا چکے ہیں۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے دعوی مسیح موعود کی بنیاد ہی یہ ہے کہ چونکہ عیسٰی ابن مریمؑ وفات پاچکے ہیں جس مسیح کے آنے کی پیشگوئی نبی کریم صلعم نے فرمائی ہے وہ میں ہوں۔ سو اگر قرآن سے حیات مسیح ثابت ہو جائے تو حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ خود بخود باطل ثابت ہو جاتا ہے اور اگر قرآن سے وفات مسیح ثابت ہو جائے تو ہم درست ٹھہرتے ہیں۔ ذیل میں قرآن کریم کی چندوہ آیات پیش کی جاتی ہیں جہاں وفات مسیح کا ذکر ہے یا جن سے وفات مسیح پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔ گزارش ہے کہ بلا تعصب اِن آیات پر غور کریں اس لیئے کہ یوم محشر پر ہر ایک اپنے عقائد کا خود ذمہ دار ہوگا اور یہ نہ کہہ سکے گا کہ مولوی صاحب نے ایسا کہا تھا۔

(۱) "اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ" (ال عمران، ۵۵)

ترجمہ:۔ جب اللہ نے کہا اے عیسی میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں۔ یہاں خدا تعالیٰ صاف الفاظ میں فرماتے ہیں کہ پہلے حضرت عیسیٰ کو وفات دی جائے گی اور اُس کے بعد "رفع" (یعنی اوپر اُٹھایا جانا) ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کا نام لے کر اُن کی وفات کا ذکر کیا ہے۔ ایک مسلمان کے لیئے اِس سے بڑھ کر وفات مسیح پر کیا دلیل ہوسکتی ہے۔

(۲) "فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ (المائدہ، ۱۱۷)

ترجمہ:۔ جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تُو ہی اُن پر نگہبان تھا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت عیسیٰ یہ جواب دیں اُس وقت دیں گے جب میں قیامت کے بعد عیسیٰ سے عیسایئوں کے عقائد کے متعلق پوچھوں گا کہ کیا تو نے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کے ساتھ

خدائی میں شامل کرلو۔ سوا اگر حضرت عیسیٰ وفات نہیں پا چکے تو پھر ابھی عیسائیوں کے عقائد بھی نہیں بگڑے۔ اِس لیے کہ قرآن کریم کے مطابق عیسائیوں کے عقائد حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد بگڑنے ہیں۔

(۳) "وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّ ھُمْ یُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ ج وَ مَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ (النحل، ۲۱-۲۲)

ترجمہ:۔ اور وہ جنہیں یہ اللہ کے سوائے پکارتے ہیں وہ کوئی چیز پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے گئے ہیں۔ مُردے ہیں نہ زندے اور وہ نہیں جانتے کہ کب اُٹھائے جائیں گے۔ وہ ایک انسان جس کو لوگ خدا کے سوا مدد کے لئے پُکارتے ہیں وہ حضرت عیسیٰ ہیں۔ یہاں خدا تعالیٰ صاف الفاظ میں فرمارہے ہیں کہ وہ مرچکے ہیں۔

(۴) "مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ ط "(المائدہ، ۷۵)

ترجمہ:۔ مسیح ابن مریم ایک رسول ہی ہے۔ اُس سے پہلے رسول گزر چکے ہیں۔ دیکھیں یہاں بھی صاف الفاظ میں حضرت مسیح کو دیگر انبیا میں شامل کیا ہے، اگر آپ نے یہ کہنا ہے کہ یہاں خدا تعالیٰ یہ فرمارہے ہیں کہ مسیح زندہ ہیں لیکن اُن سے پہلے نبی فوت ہوچکے ہیں تو بتائیں کہ مندرجہ ذیل آیت کا کیا مطلب ہے جہاں الفاظ میں صرف اتنا فرق ہے کہ مسیح ابن مریم کی جگہ محمد کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ کیا آپ اس سے یہ استدلال کر سکتے ہیں کہ نبی کریم زندہ ہیں۔ "وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ ط "(ال عمران، ۱۴۴) ترجمہ:۔ اور محمد ایک رسول ہی ہے۔ اُس سے پہلے رسول مرچکے ہیں۔ بہرحال آپ کو یہ تو ماننا پڑے گا کہ یہاں نبی کریمؐ کا نام لے کر بتا دیا کہ آپ سے پہلے جتنے رسول آئے وہ وفات پاچکے ہیں اگر حضرت عیسیٰ زندہ ہوتے تو خدا تعالیٰ اپنے کلام میں ابہام نہ رکھتا بلکہ صاف صاف فرمادیتا کہ عیسیٰ ابن مریم اُن وفات پانے والوں میں شامل نہیں۔

(۵) "وَّ قَوْلِھِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ج وَ مَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ ط "(النسآء، ۱۵۷)

ترجمہ:۔ اور اُن کے یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح ابن مریم اللہ کے رسول کو قتل کردیا اور اُنھوں نے نہ اُسے قتل کیا اور نہ اُسے صلیب پر مارا مگر وہ اُن کے لیئے اُس جیسا بنادیا گیا۔ یہاں بھی خدا تعالیٰ نے صرف یہ فرمایا ہے کہ حضرت مسیح نہ قتل ہوئے اور نہ ہی صلیب پر فوت ہوئے، یہ نہیں لکھا کہ وہ آسمان پر اُٹھائے گئے۔

(۶) "اَوْ تَرْقٰی فِی السَّمَآءِ ۔ ۔ ۔ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ ھَلْ کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا (بنی اسرآئیل، ۹۳)

ترجمہ:۔ تو آسمان پر چڑھ جائے ۔ ۔ ۔ کہہ میرا رب پاک ہے میں صرف ایک بشر رسول ہوں۔ یہاں کفار مکہ آنحضرت ﷺ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں آسمان پر چڑھ کر دیکھاؤ جس کے جواب میں حضور فرماتے ہیں کہ وہ صرف ایک انسان اور نبی ہیں جس سے ثابت ہوا کہ ایک انسان کے لئے اپنے جسمِ خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھنا ممکن نہیں۔ تو اگر نبی کریم ﷺ یہ کرشمہ نہ دیکھا سکے تو پھر یہ حضرت عیسیٰ کے لئے کس طرح ممکن ہوگیا۔

خدا تعالیٰ کا فرمان ہے "لَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ تَبْدِیْلًا" (الاحزاب، ۶۲) اور تو اللہ کے قانون میں کوئی تبدیلی نہ پائے گا۔ یعنی خدا تعالیٰ نے اِس کائنات کے نظام کے لئے جو قوانین بنائے ہیں وہ اُن میں تبدیلی نہیں کرتا۔ دیکھیں کہ انسان کے لیے خدا تعالیٰ کیا فرماتا ہے

(۷) "وَ مَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِکَ الْخُلْدَ ۔ ۔ ۔ ۔ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ" (الانبیاء، ۳۴)

ترجمہ:۔ اور تجھ سے پہلے ہم نے کسی انسان کے لیے ہیشگی نہیں رکھی ۔ ۔ ۔ ہر شخص موت کا مزہ چکھنے والا ہے یہاں بھی فرمادیا کہ ہر شخص نے مرنا ہے۔ اگر کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ بھی تو مریں گے تو سوال ہے کہ اب وہ کہاں ہیں۔ وہ آسمان پر تو نہیں جاسکتے اس لیے کہ جب آنحضرت ﷺ آسمان پر نہ جاسکے تو کیا حضرت مسیح آنحضرت سے افضل ہیں کہ خدا اُنہیں آسمان پر لے جائے۔ اِس کے علاوہ قرآن کی یہ آیت بھی مسیح کا آسمان پر جانا روکتی ہے۔ "وَلَکُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ" (البقرۃ، ۳۶)

ترجمہ:۔ اور تمہارے لیئے زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور فائدہ اُٹھانا ہے۔ اِن آیات کی موجودگی میں کہ کوئی انسان تو آسمان پر نہیں جاسکتا۔ اگر حضرت مسیح آسمان پر ہیں تو وہ، عیسائیوں کے عقائد کے مطابق، ضرور خدا کے ساتھ خدائی میں شامل ہوں گے (نعوذ باللہ)

(۸) "تِلْکَ اُمَّۃٌ قَدْ خَلَتْ" (البقرۃ، ۱۴۱)

ترجمہ:۔ یہ ایک جماعت ہے جوگزر چکی ہے۔ نبیوں کا ذکر کرتے ہوئے خدا نے یہ الفاظ قرآن کریم میں نازل کیئے۔ یہاں بھی حضرت مسیح کو اِس قانون سے باہر قرار نہیں دیا

(۹) "اَیْنَ مَا تَکُوْ نُوْ ا یُدْ رِ کْکُمُ الْمَوْتُ" (النسآء، ۷۸)

ترجمہ:۔ جہاں کہیں تم ہوگے موت تمہیں آلے گی۔ ہر انسان کو خدا تعالیٰ یہ یاددلاتا ہے۔ دوسری جگہ کہا "اَیْنَ مَا تَکُو نُو ا یُدْ رِ کْکُمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ" ترجمہ:۔ جہاں کہیں تم ہوگے موت تمھیں آلے گی خواہ تم مضبوط قلعوں ہی میں نہ ہو۔ دوسرے الفاظ میں انسان کہیں بھی موت سے نہیں بچ سکتا۔ اگر حضرت عیسیٰ انسان ہیں تو وہ کس طرح موت سے بچے ہوئے ہیں۔

کئی بھائی سوال کرتے ہیں کہ آخر حضرت مسیح کی وفات پر اتنا زور کیوں دیا جاتا ہے۔ اگر وہ آسمان پر موجود ہیں تو اِس میں کیا حرج ہے۔ عرض ہے کہ جب قرآن صاف طور پر حضرت مسیح کی وفات کا اعلان کررہا ہے تو کیا ہر مسلمان کا فرض نہیں کہ اِس کو تسلیم کرے۔ دوسرے حیات مسیح ناصری کا عقیدہ اسلام کے خلاف عیسائی پادریوں کے ہاتھ میں ایک ایسا ہتھیار دے دیتا ہے جس کا کوئی توڑ نہیں۔ عیسائی احمدیوں سے صرف اس لئے بحث نہیں کرتے کہ قرآن اور بائیبل سے وفات مسیح ثابت کرنے سے عیسائیوں کے عقائد کا نازک محل زمین پر آگرتا ہے۔ وفات مسیح کو تو دوسرے بہت سے بزرگ بھی مانتے ہیں مثلاً سر سید احمد خان، غلام احمد پرویز وغیرہ۔ عبداللہ یوسف علی نے قرآن کریم کے انگریزی ترجمے کے پہلے ایڈیشن میں بھی یہ ہی لکھا۔ محمد اسد نے بھی قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ میں بھی مسیح کو وفات شدہ ہی تسلیم کیا۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے کیا خوب فرمایا تھا کہ حضرت عیسیٰ کو مرنے دیں اس لئے کہ احیاء اسلام مسیح کی وفات سے ہی وابستہ ہے اور یہ ہی عقیدہ قرآن میں لکھا ہے۔